



السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

ہمارے ہاں یہ رواج ہے کہ شادی کی رات لڑکی کے گھر والے اس کے پاؤں ذبح کی ہوئی بخری کے خون سے رکھتے ہیں، اس کے بارے میں شریعت کا کیا حکم ہے؟

الجواب بعون الوهاب بشرط صحة السؤال

!و علیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

!الحمد للہ، والصلاة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد

اس رواج کے لئے کوئی شرعی اصل (دلیل) نہیں ہے بلکہ یہ ایک بہت بری عادت ہے اس لئے کہ۔

اولاً۔ یہ ایک فاسد عقیدہ ہے جس کی کوئی شرعی بنیاد نہیں ہے۔

ثانیاً۔ ناپاک خون کے ساتھ لڑکی کے پاؤں کو آلودہ کرنا بے وقوفی ہے کیونکہ نجاست کے بارے میں تو ہمیں حکم یہ ہے کہ اسے زائل کیا جائے اور اس سے دوری اختیار کی جائے۔ اس مناسبت سے میں مسلمان بھائیوں کی خدمت میں یہ بھی گزارش کروں گا کہ حکم شریعت یہ ہے کہ جب نجاست لگ جائے تو اسے فوراً زائل کر کے طہارت حاصل کی جائے کیونکہ نبی اکرم ﷺ کی سنت سے یہی ثابت ہے چنانچہ جب ایک اعرابی نے مسجد میں پشاپ کر دیا تھا تو نبی ﷺ نے حکم دیا تھا کہ اس کے پشاپ پر پانی کا ایک ڈول بھا دیا جائے، اس طرح جب ایک ننھے بچے نے نبی اکرم ﷺ کی گود میں پشاپ کر دیا تھا تو آپ نے پانی منگوایا اور اس سے پشاپ کو دھو دیا۔ نجاست کے ازالہ میں تاخیر کی وجہ سے ہوسکتا ہے کہ انسان بھول جائے اور وہ اسی نجاست میں نماز پڑھ لے۔ اگرچہ رجب قوال کے مطابق بھول جانے کی وجہ سے وہ معذور ہوگا اور اس کی نماز صحیح ہوگی لیکن ہوسکتا ہے کہ اسے نماز کے دوران ہی یاد آجائے اور اگر نماز کو جاری رکھنے کے ساتھ ازالہ نجاست ممکن نہ ہو تو اسے نماز توڑ کر اور نجاست کو دور کر کے، نماز از سر نو پڑھنا ہوگی۔

بہر حال یہ ایک بہت ہی بری عادت ہے جس کے بارے میں سوال پوچھا گیا ہے کہ اس میں عورت کو نجاست سے آلودہ کرنا بھی ہے جو کہ بے وقوفی ہے کیونکہ شریعت نے تو نجاست کے ازالہ اور تطہیر کا حکم دیا ہے اور پھر مجھے یہ بھی خدشہ ہے کہ اس عادت کی بنیاد ایک اور عقیدہ پر نہ ہو اور وہ یہ کہ وہ جانور کو جن یا شیاطین وغیرہ کے نام پر ذبح کرتے ہوں گے تو یہ شرک کی ایک قسم ہے اور یہ معلوم ہے کہ شرک کو اللہ تعالیٰ ہرگز معاف نہیں فرماتا۔

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

فتاویٰ اسلامیہ

کتاب النکاح: جلد 3 صفحہ 282

محدث فتویٰ